من زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز

دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ

تصنیف:

فقیہ العصر، بقیۃ السلف، حضرت علامہ **مفتی محمد امین** صاحب مدظلہ العالی

قادری نقشبندی

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی

فیصل آباد

فون: 041-2602292

نام کتاب:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ

مصنف:۔۔۔۔۔ حضرت الحاج مفتی محمد امین صاحب مدظلہٗ العالی قادری نقشبندی

قیمت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ایک بار بغور مطالعہ

کتابت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عبدالمصطفیٰ محمد امجد بھائی

ٹائٹل ڈیزائن:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تعداد:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔10,000

ناشر:

تحریک تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور بی سی ٹاور 54 جناح کالونی

فیصل آباد

فون : 041-2602292

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں نے کتاب ''دوزخ سے بچنے کا آسان طریقہ'' کا مطالعہ کیا اور میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ یہ کتاب ہر مسلمان بہن، بھائی کے ہاں موجود ہونی چاہیے۔ لہذا میری اپیل ہے کہ اس کتاب کو مفت حاصل کریں اور اس کا مطالعہ رکھیں۔ کم از کم ایک ماہ بعد ایک بار مطالعہ کر لیا کریں۔

امید ہے کہ اللہ تعالے کے فضل وکرم سے دوزخ سے بچ کر جنتِ خلد پہنچ جائیں گے۔ والسلام



محمد راشد حبیب

سابق مدرس اسلامک یونیورسٹی کھڑریانوالا

فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

میرے مسلمان بھائیو شیطان بڑا مکاّر ہے، عیاّر ہے راہ مار ہے۔

نعوذ باللہ من ذالک .

جب اس کے گلے میں آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے لعنت کا طوق پڑ گیا تو شیطان نے قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت مانگ لی اور جب اس کو مہلت مل گئی تو شیطان نے کہا اے اللہ میں اس آدم جس کی وجہ سے میرے گلے میں لعنت کا طوق پڑا ہے اس آدم کی اولاد کو چھوڑوں گا نہیں۔ آگے سے، پیچھے سے، دائیں سے، بائیں سے جیسے بھی ہو سکا ان کو گمراہ کروں گا اور آدم کی اولاد کو نماز نہیں پڑھنے دوں گا۔

و لا تجد اکثر هم شاکرین. ان کو سجدہ شکر نہیں کرنے دوں گا۔

لہذا یہ مکاّر اور عیاّر شیطان بڑے بڑے قسما قسم کے چکمے دیتا ہے حکمرانوں اور دنیا کے بڑے لوگوں کو یہ چکمے دیتا ہے کہ خدمت خلق بہت بڑی نیکی ہے نماز نہ بھی پڑھیں تو کوئی بات نہیں حالانکہ یہ فرامین رسول ﷺ کے سراسر خلاف ہے جیسے کہ اسی کتاب کے صفحہ 28 اور 29 پر ہے اور ساتھ ہی ایک عبرتناک واقعہ بھی درج ہے۔

بہرحال جب شیطان نے دربار الٰہی میں یہ کہا کہ میں اولاد آدم کو نماز نہیں پڑھنے دوں گا جیسے بھی ہو سکا گمراہ کروں گا تو اللہ تعالے نے فرمایا: اے شیطان اس اولاد آدم میں سے جو بھی تیرا ساتھ دیگا ان سب کو تیرے ساتھ ہی دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ **لمن تبعک**

منهم لا ملئن جهنم منکم اجمعین. (قرآن پاک)

اے میرے مسلمان بھائی ہم ہوش کریں جاگیں اور شیطان کے بہکانے میں نہ آئیں نافرمان اور منکر بندہ جب قبر میں جاتا ہے تو وہاں جا کر پچھتاتا ہے اور رو، رو کر واویلا کرتا ہے۔قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت. (قرآن مجید)

عرض کرتا ہے یا اللہ میں بھول گیا، میں گناہ کر بیٹھا مجھ سے غلطیاں کوتاہیاں ہوتی رہیں یا اللہ ایک بار مجھے دنیا میں بھیج اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام نہیں کروں گا اس پر اللہ تعالے کا فرمان جاری ہوگا کلا یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجیں۔

ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون. اوداب تو اے بندے قیامت تک اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ۔

اے میرے مسلمان بھائیو۔بہنو آؤ ہم آج ہی سچی توبہ کریں۔نماز پابندی سے پڑھیں اور نماز پڑھنے کیلئے یہ کتاب جو آپ کے ہاتھ میں ہے بہترین راہنمائی کرتی ہے اس کتاب کو پندرہ دن یا مہینہ بعد ایک بار غور سے پڑھ لیں تو اللہ تعالے کی توفیق اور اس کے فضل سے آپ پکے نمازی بن کر جنت کی بہاریں حاصل کرلینگے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالے ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے تاکہ ہم چند روزہ زندگی کو برباد کرکے دوزخ نہ خرید لیں۔

دعاء گو

حافظ محمد شہباز

خطیب جامع مسجد گلشن رحمت فیصل آباد

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علے حبیبہ و نبیہ ورسولہ سید العالمین اکرم الاولین والاخرین وعلے الہ و اصحابہ اجمعین.

(دوزخ کا مختصر بیان)

دوزخ اتنی بڑی اور ایسی بڑی بلا ہے کہ جس کا اندازہ کیا ہی نہیں جاسکتا سید دوعالم حبیب مکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی ذکر کیا جاتا ہے جس سے ہر ذی شعور انسان اندازہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔

﴿حدیث پاک﴾

سیدنا عبداللہ بن مسعود صحابی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا: یوتی بجھنم یومئذ لھا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونھا. (صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف)

یعنی قیامت کے دن جب دوزخ کو محشر کے میدان میں لایا جائے گا

اس وقت دوزخ کو ستر ہزار لگام ہوگی اور ہر لگام کے ساتھ ستر، ستر ہزار فرشتہ ہوگا جو کہ دوزخ کو کھینچ کر لائیں گے۔ (الامان الحفیظ)

قرآن مجید میں اللہ تعالے جل جلالہ نے فرمایا: **واعتدنا لمن کذب بالساعة سعیراً.**

یعنی جو لوگ قیامت پر یقین نہیں رکھتے ان کیلئے ہم نے دوزخ تیار کیا ہوا ہے۔ **اذا راتھم من مکان بعید سمعوا لھا تغیظا و زفیراً.** (قرآن مجید۔ سورۃ فرقان)

جب دوزخ دوزخی لوگوں کو دیکھے گا تو دور سے ہی اس کا غیظ وغضب اس کا جوش وخروش اور اس کی چنگھاڑ سن لیں گے۔ پھر جب ان کو زنجیروں میں جکڑ کر فرشتے دوزخ میں پھینکیں گے تو نہایت تنگ بند کوٹھریوں میں ڈالے جائینگے وہ وہاں دوزخ کا غیظ وغضب دیکھیں گے تو وہاں موت مانگیں گے اے کاش ہمیں موت آجائے اور ہم مر جائیں۔

﴿حدیث پاک﴾

رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن وہ ناشکرا بندہ دربار الٰہی میں لایا جائے گا جو دنیا میں بہت اونچا، بہت مالدار (صاحب ثروت، صاحب اقتدار تھا) اس کے متعلق اللہ تعالے فرمائے گا اے فرشتو اس کو دوزخ میں ایک غوطہ دے کر لاؤ جب اس کو غوطہ دے کر لایا جائے گا تو پوچھا جائے گا اے بندے کیا تو نے دنیا میں کوئی خوشی کوئی راحت، کوئی آسائش دیکھی تھی تو دوزخ اتنی بڑی بلا ہے کہ وہ ایک ہی غوطہ سے ساری خوشیاں بھول جائے گا اسے دنیا کی کوئی خوشی کوئی آسائش یاد نہ رہے گی اور وہ قسمیں کھا کر کہے گا۔ لا واللہ یارب.

یعنی یااللہ مجھے تیرے رب ہونے کی قسم ہے میں نے دنیا میں کوئی خوشی کوئی آسائش، کوئی راحت نہیں دیکھی تھی (ایسی بڑی بلا ہے دوزخ)

پھر اس شکر گزار بندے کو لایا جائے گا جس کی ساری زندگی دھکے دھوڑے کی، پریشانیوں کی، اور مصیبتوں میں گزری ہوگی حکم ہوگا اے فرشتو اس میرے شکر گزار بندے کو جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ جب لایا جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا اے بندے تو نے دنیا میں

کوئی پریشانی ،کوئی دکھ،کوئی مصیبت دیکھی تھی تو جنت ایسی پیاری بہار ہے کہ وہ بندہ ایک ہی جھلک دیکھنے سے دنیا کی ساری پریشانیاں ، ساری مصیبتیں سارے دکھ بھول جائے گا اور عرض کرے گا اے میرے مولیٰ مجھے تیری عزت وجلال کی قسم میں نے دنیا میں کوئی پریشانی ،کوئی مصیبت،کوئی دکھ نہیں دیکھا تھا (صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف ص ۵۰۲)

نیز اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا: افرایت ان متعناھم سنین ثم جاء ھم ما کانوا یوعدون ما اغنی عنھم ما کانوا یمتعون. (قرآن مجید۔ سورۃ شعرا)

یعنی تم بتاؤ کہ اگر ہم ان دنیا داروں کو کچھ سال دنیاوی نعمتوں میں لطف اندوز ہونے دیں پھر وہ قیامت کے دن عذاب میں گرفتار کیے جائیں تو یہ دنیا کی چندروزہ عیش وعشرت کی زندگی انہیں کیا فائدہ دے گی ۔ کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔

کیونکہ یہ دنیاوی زندگی اس آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتی خود رسول اللہ ﷺ نے مثال دے کر سمجھایا اور فرمایا:

واللہ ماالدنیا فی الاخرۃ الامثل مایجعل احد کم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع. (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ ص۴۳۹)

یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالےٰ کی قسم یہ دنیاوی زندگی آخرت کی زندگی کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبو کر اٹھائے تو جو تری انگلی کے ساتھ آتی ہے اس تری کو جو نسبت سمندر کے پانی کے ساتھ ہے ایسی نسبت اس دنیاوی زندگی کو اس آخرت کی زندگی کے ساتھ ہے۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم دنیاوی زندگی، گدلی زندگی، دھوکہ کی زندگی ،ساتھ چھوڑ جانے والی زندگی پر ہی لٹو ہو گئے ہیں اور اتنے اس بے وفا زندگی پر مگن ہوئے ہیں کہ ہمیں سجدہ شکر (یعنی نماز) کی بھی فرصت نہیں ملتی ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس،

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

(ابوسعید محمد امین غفرلہٗ)

...... پہلا باب ......

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الحمد للہ الذی جعلنا من امۃ حبیبہ و نبیہ ورسولہ سید العالمین اکرم الاولین والاخرین صلی اللہ تعالے علیہ وعلے الہ واصحابہ اجمعین. امابعد!

اے میرے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی ہم سیدنا نوح علیہ السلام کی امت نہیں ہم سیدنا ہود علیہ السلام کی امت نہیں ہم سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی امت نہیں جن کے لئے بڑے کڑے احکامات تھے۔ ہم اللہ تعالے کے پیارے حبیب ﷺ کی امت ہیں ہمارے لئے کڑے اور کٹھن احکامات نہیں ہیں بلکہ چوں مہمان عزیز است طفیلی ہم عزیز والا معاملہ ہے ہمارے لئے دوزخ سے بچ کر جنت میں پہنچ جانا بڑا آسان ہے تین چیزیں اپنا لو تو جنت ہی جنت ہے۔

﴿اول﴾ دل میں عشق اور ادب مصطفے ﷺ پیدا کرو۔

﴿دوم﴾ نمازیں پابندی سے پڑھو۔

﴿سوم﴾ درود شریف کی کثرت رکھو۔

عشق رسول ﷺ کیلئے کتاب البرهان، حمایت رسول ﷺ اور مقام مصطفےٰ ﷺ ادب کی اہمیت اور دیگر عظمت والی کتابیں پڑھو۔

درود شریف کیلئے آب کوثر، شفاعت اور شرف امت اور نماز کیلئے یہ جو رسالہ آپ کیلئے پیش کیا جارہا ہے اس کا مطالعہ کریں انشاء اللہ اس رحیم وکریم مولیٰ جل جلالہ کے فضل اور اس کی توفیق سے دوزخ سے نجات اور جنت میں خلود نصیب ہوگا۔

حسبنا الله ونعم الوكيل

ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم.

﴿سوال﴾

آپ نے صرف نماز اور درود شریف پر ہی زور دیا ہے تو باقی برائیاں جن میں معاشرہ گھرا ہوا ہے ان کا ذکر تک نہیں کیا۔

﴿جواب﴾

جب نماز صحیح طور پر پڑھی جائے تو ساری برائیاں خود بخود ختم ہو جاتی ہیں

اللہ تعالے کا اٹل فیصلہ ہے ان الصلاة تنهى عن الفحشاء والمنكر

یعنی نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روک لیتی ہے۔جیسے آگے واقعہ آرہاہے۔ واللہ تعالے الموفق

(ابوسعید غفرلہ)

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علے حبیبہ و نبیہ ورسولہ سید العالمین وعلے الہ و اصحابہ اجمعین.

امابعد!

دین اسلام کے پانچ رکن ہیں کلمہ شہادت کے بعد سب سے اول سب سے اہم رکن نماز ہے نماز دین کا ستون ہے نماز قبر کا نور ہے نماز بخشش کی سند ہے نماز اللہ تعالے جل جلالہ کو راضی کرنے کا بہترین ذریعہ اور وسیلہ ہے نماز شیطان سے بچے رہنے کا کامیاب عمل ہے لہذا نماز کی اہمیت اور فوائد بیان کرنے کیلئے چند صفحات تحریر کئے جاتے ہیں اللہ تعالے ہم سب مسلمانوں کو سچا پکا نمازی بنائے تاکہ ہم دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جائیں اور جنت کی بہاریں حاصل کرسکیں توفیق دینے والا اللہ تعالے ہے۔جل جلالہ و عم نوالہ

﴿نماز پڑھنے کی فضیلت﴾

(۱)

بے حیائی اور برائی، بدمعاشی، غنڈہ گردی نشے کی عادت اور قتل و غارت کا علاج نماز ہے۔

قرآن پاک میں ہے۔

اقم الصلاۃ ان الصلاۃ تنھی عن الفحشاء و المنکر

﴿سورۃ عنکبوت: آیت ۴۵﴾

یعنی اے بندے نماز قائم کر کیونکہ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روک لیتی ہے۔

﴿واقعہ﴾

منقول ہے کہ ایک نیک آدمی اللہ والا تھا اس کی بیوی خوبصورت صاحبہ حسن و جمال تھی۔ وہ کہیں جا رہی تھی تو کسی بدمعاش کی اس پر نظر پڑ گئی اور وہ لٹو ہو گیا اس نے ڈورے ڈالنے شروع کر دیے۔ ایک دن آمنا سامنا ہوا تو اس بدمعاش نے اپنا عندیہ ظاہر کر دیا اور بولا بی بی میں تجھ پر عاشق ہو گیا ہوں یہ سن کر وہ پاک دامن خاتون بہت گھبرائی اور گھر آ کر خاوند کے

سامنے سارا ماجرا بیان کر دیا کہ فلاں نے مجھ سے یہ بات کہی ہے میرا تو دل جل گیا ہے خاوند بولا کوئی بات نہیں اب اگر ملاقات ہو تو اس سے کہنا صرف ایک شرط ہے وہ یہ کہ تو میرے خاوند کے پیچھے چالیس دن باجماعت نماز ادا کر کہ تکبیر تحریمہ بھی نہ چھوٹے اور جب اس بدمعاش کو یہ پیغام ملا تو بولا یہ تو بات ہی معمولی ہے وہ نہایا دھویا کپڑے بدلے پھر چالیس دن اس اللہ والے کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی کہ تکبیر تحریمہ بھی نہ چھوٹی اور جب چالیس دن پورے ہو گئے تو خاوند نے بیوی سے کہا اب اگر ملاقات ہو تو اس شخص سے پوچھنا کیا خیال ہے۔

جب اس سے پوچھا گیا تو وہ بولا نہ جی اب تو دل میں اللہ کی محبت آ گئی ہے اب سارے گندے کام چھوٹ گئے ہیں۔

کیوں نہ ہو جب کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے بیشک نماز بے حیائیوں اور برے کاموں سے روک لیتی ہے۔

والحمد للہ رب العالمین

(۲)

نماز غلطیوں، خطاؤں اور گناہوں کو دھو دیتی ہے اور بندے کو پاک

صاف کر دیتی ہے۔

چنانچہ حدیث پاک میں ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابہ! یہ تو بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اسکے جسم پر میل رہ جائے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسے شخص کے جسم پر میل باقی نہیں رہ سکتا۔ تو رحمت دو عالم ﷺ نے فرمایا یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالے اس کی برکت سے نمازی کی خطاؤں کو مٹاتا رہتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف: ص ۵۷)

اس کی وضاحت مندرجہ ذیل واقعہ سے عیاں ہے۔

(۳)

مجالس سنیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جارہے تھے آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک جانور سفید رنگ کا دریا کے کنارے پر دلدل اور کیچڑ میں لت پت ہوتا ہے پھر وہ کیچڑ سے نکل کر گہرے پانی میں غوطہ لگاتا ہے تو وہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ وہ جانور پھر کیچڑ میں آیا اور خوب لت پت ہوا پھر نکلا اور گہرے پانی میں جا کر غوطہ لگایا

تو وہ بالکل پاک صاف ہو گیا اور اس نے پانچ مرتبہ یوں ہی کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ جانور کیا کرتا ہے. جبریل علیہ السلام نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ تعالے کے نبی یہ جانور آپ کو حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کی شان وعظمت بتاتا ہے۔ یہ کیچڑ امت کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا کا صاف پانی نماز کی مثال ہے حبیب خدا ﷺ کے امتی گناہوں میں لت پت ہوں گے پھر اذان ہوگی مسجد میں جائیں گے نماز پڑھیں گے تو بالکل پاک صاف ہو جائیں گے دن بھر میں پانچ مرتبہ یوں ہی ہوتا رہے گا اور امت محمد یہ نمازوں کی برکت سے پاک صاف ہوتی رہے گی۔ (احسن المواعظ۔ ص،۱۵۶)

(۴)

ایک صاحب دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے لہذا اس گناہ کی سزا جو اللہ تعالے کی طرف سے ہے وہ مجھ پر قائم کیجئے۔ یہ سن کر نبی رحمت شفیع امت ﷺ خاموش ہو گئے پھر نماز قائم ہوئی اور جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ صاحب پھر کھڑے ہو گئے اور اپنا معاملہ پیش کیا تو رسول اکرم حبیب معظم ﷺ نے

پوچھا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پڑھی ہے۔ تو فرمایا جا اللہ تعالے نے تیرا گناہ نماز کی برکت سے معاف فرمادیا ہے اور اللہ تعالے نے یہ آیت پاک نازل فرمائی ہے:

اقم الصلاۃ طر فی النہار و زلفامن اللیل ان الحسنات یذھبن السیئات ۔ (سورۃ ہود۔ آیت ۱۱۴)

یعنی اے بندے! نماز کو رات دن میں قائم رکھ کہ نیکیاں برائیوں کو لے جاتی ہیں اور جب اس نے یہ حکم سنا تو عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا یہ صرف میرے لئے ہی ہے۔ تو حبیب خدا ﷺ نے فرمایا یہ حکم میری ساری امت کیلئے ہے۔ (مشکوٰۃ شریف۔ ص ۵۸)

والحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علے حبیبہ سید العالمین وعلے الہ و اصحابہ اجمعین.

(۵)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم باہر نکلے جبکہ موسم خزاں تھا۔ باہر گئے تو ایک درخت نظر آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اس درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑ کر

حرکت دی تو پتے نیچے گر گئے۔ پھر فرمایا: اے ابوذر میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: جب مومن اللہ تعالے کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ ﴿مشکوۃ شریف۔ص ۵۸﴾

(۶)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک دن نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشادفرمایا: جو بندہ نماز کو پابندی سے پڑھے تو یہ نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور اس نمازی کے لئے بخشش کی سند اور ذریعہ نجات ہوگی۔ ﴿مشکوۃ شریف۔ص ۵۸﴾

(۷)

کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ نیکیوں میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: نماز۔ اس نے پھر عرض کی حضور اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: نماز۔ تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: نماز۔ پھر چوتھی مرتبہ یہی عرض کیا تو فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالے کی راہ میں جہاد کرنا۔

﴿ترغیب وترہیب۔ص ۲۴۷﴾

(۸)

فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ابو ہریرہ تو اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے تو تیرے پاس تیرا رزق ایسی جگہ سے آئے گا کہ تجھے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ ﴿احیاء العلوم۔ص،۱۵۳﴾

(۹)

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس کسی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف فرض نماز کے لئے چلا اور امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اسکے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

﴿ترغیب وترہیب۔ص ۲۰۷، جلد ۱﴾

(۱۰)

مطرب بن عبداللہ فرماتے ہیں میں ایک قبرستان گیا وہاں میں نے ایک قبر کے قریب دو رکعت نماز پڑھی جو کہ بوجہ تھکاوٹ اچھی طرح ادا نہ ہو سکی پھر مجھے اونگھ آئی تو میں نے دیکھا قبر والا مجھ سے کہہ رہا ہے اے بھائی تو نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جسے تو معمولی سمجھ رہا ہے میں نے کہا ہاں ایسے ہی ہے تو اس قبر والے نے کہا تم ابھی زندہ ہو تم عمل کر سکتے ہو۔ مگر تم نماز کی فضیلت کو

نہیں جانتے اور ہم جان چکے ہیں مگر افسوس کہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔

اے بھائی غور سے سن جیسی تو نے دو رکعت پڑھی ہیں اور ان کو معمولی سمجھ رہا ہے اگر میں ایسی پڑھ سکوں تو میرے نزدیک یہ ساری دنیا اور دنیا کی نعمتوں سے افضل اور محبوب ہے۔ ﴿شرح صدور۔ ص ۱۱۷﴾

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج کا مسلمان دنیا میں ایسا مگن ہو گیا ہے کہ اسے نماز کی فرصت ہی نہیں ملتی۔ ہاں جب قبر میں جائینگے تو سارے اندھیرے چھٹ جائینگے۔ **فکشفنا عنک غطائک فبصرک الیوم حدید**. پھر پچھتاوا لگے گا مگر اس وقت کا پچھتانا کچھ فائدہ نہ دیگا اللہ تعالے ہمیں غفلت سے بیدار کرے۔ (آمین)

﴿تنبیہ﴾

ایمان بیج ہے اور اعمال صالحہ (نماز، روزہ وغیرہ) یہ پانی کی مانند ہیں اور ہر انسان سوچ سکتا ہے کہ اگر پودے کو پانی ملتا رہے تو وہ ہرا بھرا اور تنومند درخت بن جائے گا اور اس کا اکھیڑنا مشکل ہو جائے گا۔

لیکن اگر بیج بونے کے بعد اسے پانی نہ دیا جائے تو وہ خشک ہو کر ناکارہ ہو جائیگا ایسے خشک پودے کو جو بھی راہگیر اکھاڑ کر لے جانا چاہے لے جا سکتا

ہے کیونکہ مالک کے نزدیک اس خشک پودے کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ پودا پانی ملنے کی وجہ سے ہرا بھرا تنومند بن جائے تو مالک اس کی حفاظت کرے گا کیونکہ وہ قیمتی چیز ہے یوں ہی جس ایمان کو اعمال صالحہ کا پانی ملتا رہے وہ ایمان ہرا بھرا اور مضبوط ہو جائے گا ایسے ایمان کو شیطان چھین نہیں سکتا اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا: یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ الدنیا و فی الاخرۃ۔

یعنی ایمان والوں کو اللہ تعالے ہی ایمان پر ثابت رکھتا ہے اور اگر بندہ ایمان لانے کے بعد نماز، روزہ سے غفلت کرے تو وہ ایمان خشک پودے کی طرح ہے ایسے ایمان کو شیطان آسانی سے چھین سکتا ہے۔ ایسا خشک ایمان اللہ تعالے کی حفاظت میں نہیں ہے۔

نسوا اللہ فنسیھم ۔ یعنی جنہوں نے اللہ تعالے کو بھلا دیا اللہ تعالے بھی ان کو بھلا دیتا ہے۔

اور جو لوگ نماز کی وجہ سے اللہ تعالے کو یاد کرتے ہیں اللہ تعالے ان کو یاد فرماتا ہے ان کے ایمان کو ایک شیطان کیا لاکھوں شیطان اکٹھے ہو جائیں تو ایمان چھین نہیں سکتے۔ فاذکرونی اذکرکم۔ یعنی اے بندو! تم مجھے

یاد کرو ﴿نمازیں پڑھو﴾ میں تمہیں یاد کروں گا ﴿حفاظت میں رکھوں گا﴾ اور پھر قرآن وحدیث کا اٹل فیصلہ ہے کہ جس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا وہ کفر پر مرا اس پر ہمیشہ کیلئے جنت حرام ہے وہ کبھی جنت نہیں جا سکتا ایسے بندے کی جو کفر پر مرا کوئی ولی، غوث، قطب اور کوئی نبی کوئی رسول شفاعت نہیں کریں گے۔ ولا تنفعهم شفاعة الشافعين.

﴿اپیل﴾

اے میرے مسلمان بھائی! اٹھ جاگ ہوش کر اور نماز کا دامن پکڑ اس دنیا میں بار بار نہیں آنا ابھی وقت ہے کہ توبہ کرلیں اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا قال رب ارجعون لعلي اعمل صالحاً في ما تركت كلا. یعنی نافرمان اور کافر ومنافق بندہ جب قبر میں جائیگا تو رو، رو کر عرض کریگا یا اللہ میں بھول گیا یا اللہ مجھ سے غلطی ہوگئی میں گناہ کر بیٹھا مجھے ایک بار دنیا میں بھیج اب میں کوئی گناہ کوئی غلط کام نہیں کروں گا حکم آئے گا کلا : یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دوبارہ دنیا میں بھیجیں۔

ومن ورائهم برزخ الىٰ يوم يبعثون. اب تو اے بندے قیامت تک اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھ۔ ﴿حسبنا الله ونعم الوكيل﴾

اے میرے مسلمان بھائی اللہ تعالے نے قرآن پاک میں واضح طور پر

فرمادیا ہے:ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعوا

حزبہ لیکونوا من اصحاب السعیر.

یعنی اے بندو! شیطان تمہارا دشمن ہے تم بھی اسے دشمن جانو یہ شیطان بندوں کو اپنی جماعت میں شامل کرنا چاہتا ہے تا کہ بندے دوزخی بن جائیں۔ الامان الحفیظ

نیز فرمایا:ولقداضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون.

اے بندو اس شیطان نے تم میں سے بہت ساری قوموں کو گمراہ کیا ہے کیا تمہیں عقل نہیں تم سمجھتے نہیں ہو۔

اس شیطان نے نوح علیہ السلام کی قوم ۔ہود علیہ السلام کی قوم۔ صالح علیہ السلام کی قوم۔موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو گمراہ کر کے دوزخی بنادیا۔

اے میرے مسلمان بھائی! آؤ ہم جاگیں ہوش کریں پابندی سے نمازیں پڑھیں تا کہ اللہ تعالے ہمیں شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچائے رکھے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں ۔۔۔ سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

کیا معلوم شام سے پہلے ہی موت کا فرشتہ آجائے تو پھر توبہ کی مہلت نہیں ملے گی۔

دعوت فکر

پھر ہم غور کریں کہ نماز کیسی بہار اور کیسا ذریعہ نجات ہے۔

نمازی بندہ فجر کی نماز پڑھتا ہے تو دو بار اللہ تعالے سے دعا کرتا ہے یا اللہ مجھے شیطان کے شر سے بچا۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم.

پھر جب ظہر کی نماز پڑھتا ہے تو کم از کم چار بار یہی دعا مانگتا ہے پھر عصر کی نماز پڑھتا ہے تو تین بار یہی دعا مانگتا ہے دو بار عصر کی سنتوں میں اور ایک بار فرضوں میں اور جب مغرب کی نماز پڑھتا ہے تو کم از کم تین بار یہی دعا مانگتا ہے اور جب عشاء کی نماز پڑھتا ہے تو چھ بار یہی دعا کرتا ہے۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم.

یا اللہ مجھے شیطان مردود کے شر سے محفوظ رکھ۔

الحاصل جو نمازی روزانہ کم از کم اٹھارہ (۱۸) بار اللہ تعالے سے دعا کرے تو کیا وہ اللہ رب العالمین جو ارحم الرحمین ہے جس کا ارشاد گرامی ہے:

فاذکرونی اذکرکم: وہ دعا قبول فرما کر اس نمازی کو شیطان کے حملوں سے بچا کر اس کا ایمان نہ بچائے گا ایسے نمازی کا ایمان شیطان چھین نہیں سکتا اور وہ بندہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جنت کی بہاریں حاصل کرے گا۔

اللہ تعالے ہمیں ان نمازیوں میں سے کرے۔

اس مضمون کا ماحصل یہ ہے کہ نماز میں کوتاہی کرنے سے ایمان کمزور ہوتا جاتا ہے اور جب آخری وقت آئے گا تو شیطان بے نمازی کا ایمان آسانی سے چھین لے گا اور ایسے کو ہمیشہ کیلئے دوزخی بنادے گا۔

الامان الحفیظ۔ الامان الحفیظ

اور جو مومن نماز کی پابندی کرتا ہے اسکے ایمان کو اللہ تعالیٰ بچالیتا ہے اور وہ ہمیشہ کیلئے جنت کی بہاریں حاصل کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اعمال صالحہ اور نماز پابندی کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا کرفرمائے۔

واللہ تعالے الموفق وھو حسبنا و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

دوسرا باب

نماز نہ پڑھنے کا وبال قرآن مجید سے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: یوم یکشف عن ساق و یدعون الی السجود فلا یستطیعون خاشعۃ ابصارھم ترھقھم ذلۃ۔

یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوگی اور بندوں کو حکم ہوگا

کہ سجدہ کرو تو (جو لوگ دنیا میں نمازیں نہیں پڑھا کرتے تھے) وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے ان کی آنکھوں پر ذلت چھائی ہو گی۔

یا اللہ یہ لوگ سجدہ کیوں نہیں کر سکیں گے تو اللہ تعالے نے فرمایا:

وقد كانوا يدعون الى السجود وهم سالمون.

وہ اس لئے سجدہ نہیں کر سکیں گے کہ دنیا میں ان کو سجدہ (نماز) کی طرف بلایا جاتا تھا (حی علی الصلاۃ) لیکن باوجود تندرست ہونے کے نماز کی طرف نہیں آتے تھے۔

تفسیروں میں آتا ہے کہ ایسے لوگوں کی پشت تانبے کی پلیٹ کی طرح اکڑ جائیگی۔ الامان الحنیظ



اس میں ان لوگوں کیلئے بھی سبق ہے جب کہ وہ جب بڑے اور مالدار ہو جاتے ہیں تو وہ مسجدوں میں نہیں جاتے بلکہ گھروں میں ہی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔ اللہ تعالے ہدایت عطا کرے۔

(۲)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا: الا اصحاب اليمين فی جنات

یتسألون عن المجرمین ماسالکم فی سقر.

یعنی قیامت کے دن جنتی جنت میں خوش طبعیاں کرتے ہونگے پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے فلاں بندہ کبھی نہیں دیکھا وہ کہاں ہے دوسرا کہے گا نیچے تو جھانک جب وہ نیچے جھانکے گا تو دیکھے گا وہ بندہ دوزخ میں جل رہا ہے وہ جنتی اس سے پوچھے گا۔ ما سلککم فی سقر.

تو دوزخ میں کیسے چلا گیا وہ جواب میں کہے گا۔

لم نک من المصلین. ولم نک نطعم المسکین. و کنا نخوض مع الخائضین.

یعنی ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول باتیں کیا کرتے تھے اور ہم قیامت کو نہیں مانتے تھے یہاں تک کہ ہمیں موت آ گئی۔

(۳)

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلاۃ و اتبعو الشھوات فسوف یلقون غیا.

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اچھے لوگوں کے بعد برے پیدا ہو گئے اور ان

کی برائی یہ ہے کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

جیسے آج ہماری حالت ہے کہ نمازوں کی پرواہ نہیں اور رات گئے تک فلمیں دیکھتے ہیں گانے سنتے ہیں۔

حالانکہ اللہ تعالے کے حبیب ﷺ نے فرمایا: **الغنا ینبت النفاق کما ینبت الماء الزرع.** (مشکوٰۃ شریف۔ص ۴۱۱)

یعنی گانا سننا یہ نفاق ﴿منافقت﴾ کو یوں بڑھاتا ہے جیسے کھیتی کو پانی بڑھاتا ہے۔

میرے عزیز! کتنے دکھ کی بات ہے کہ آج سے کچھ عرصہ پہلے جن گھروں سے قرآن پاک کی تلاوت کی، کلمہ طیبہ کی، درود شریف کی آوازیں آتی ہیں اب ان گھروں سے فحش گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔

ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اللہ تعالے ہی ہمارے حال پر رحم فرمائے پھر یہ کہ جو لوگ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں یا اللہ ان کو قیامت کے دن

کیا انعام ملے گا تو اللہ تعالے نے فرمایا ایسے لوگ عنقریب وادی غی میں پھینکے جائینگے۔

اور وادی غی کیا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا۔ وادی غی وہ وادی ہے کہ خود دوزخ اللہ تعالے سے دعائیں کرتا ہے یا اللہ مجھے اس کی گرمی سے بچا۔ الامان الحفیظ

ہم غور کریں اور سوچیں کہ بے نمازی کیلئے اتنی سخت سزا کیوں ہے تو ہمیں بخوبی سمجھ آجائے گی کہ نماز نہ پڑھنا پرلے درجے کی ناشکری ہے غور کریں کہ جس خالق و مالک جل جلالہ نے بندے پر اتنے احسان کئے کہ بندہ گن نہیں سکتا خود قرآن مجید نے فرمایا:

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها.

اے بندو! اگر تم اللہ تعالے کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کر سکتے اللہ تعالے نے ہاتھ دئے، پاؤں دئے، زبان دی، آنکھیں دیں، کان دئے کس کس چیز کا ذکر کیا جائے تو اگر بندہ ساری نعمتیں کھا کر پانچ وقت سجدہ بھی نہ کرے تو اس سے بڑی اور ناشکری کیا ہو سکتی ہے اسی لئے

فرمایا: ان الانسان لظلوم کفار (سورۃ ابراہیم)

بیشک انسان اپنی جان پر کتنا ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے۔

یا اللہ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرتا کہ ہم تیرے دربار سجدہ ریز ہو کر تیرے قہر و غضب سے بچ جائیں۔(وماذالک علے اللہ بعزیز)

سبق آموز واقعہ

ایک دن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہ اپنے احباب میں بیٹھے تھے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سنایا: ان من اشراط الساعۃ اماتۃ الصلوات واتباع الشہوات والمیل الی الھوا ویکونوا امرآء خونۃ و وزراء فسقۃ. (تفسیر روح البیان)

یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے لوگ نمازیں نہیں پڑھیں گے اور خواہشات کے پیچھے بھاگیں گے اور ان کا میلان نفس کی خواہشات کی طرف ہوگا اور ان کے حکمران بددیانت ہونگے اور ان کے وزیر فاسق ہوں گے۔

یہ فرمان سن کر سیدنا سلمان صحابی رضی اللہ عنہ اُچھل کر بولے حضرت آپ یہ کیا فرمارہے ہیں کہ مسلمان نمازیں نہیں پڑھیں گے یہ سن کر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان بالکل ایسے ہی ہوگا اور فرمایا

اس وقت مومن کا دل یہ دیکھ کر یوں پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے۔

﴿واقعہ نمبر۲﴾

ایک شخص فوت ہو گیا اور جب اس کا جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ اس کے کفن کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔

جب کفن کھول کر دیکھا تو زہریلا سانپ تھا جو اسے ڈس رہا تھا۔ لوگ مارنے کیلئے دوڑے تو سانپ نے کلمہ پڑھا اور بولا تم مجھے کیوں مارتے ہو میں از خود نہیں آیا بلکہ مجھے اللہ تعالے نے اس پر مسلط کیا ہے میں اسے قیامت تک عذاب دوں گا۔ لوگوں نے پوچھا اے سانپ اس کا جرم کیا تھا؟ سانپ نے کہا اس کے تین جرم تھے۔

﴿۱﴾ یہ اذان سن کر مسجد میں نہیں آتا تھا۔

﴿۲﴾ یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا تھا۔

﴿۳﴾ یہ علماء کی بات نہیں سنتا تھا۔ ﴿درۃ الناصحین، ص ۱۴﴾

اے مسلمان! ہوش کر کیا قبر میں قیامت تک سانپ کے ڈنگ ہی کھانے ہیں۔ ہم کب جاگیں گے۔

﴿واقعہ نمبر۳﴾

ایک شخص کی ہمشیرہ فوت ہو گئی جب اسے دفن کر کے آئے تو بھائی نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بولا میری جیب میں ایک تھیلی تھی جس میں درہم (پیسے) تھے وہ کہاں گئی نہ کسی کو پکڑائی نہ خرچ کی آخر سوچتے سوچ یہاں پہنچی کہ میری تھیلی ہمشیرہ کی قبر میں گر گئی ہے۔

رات بھی چھا چکی تھی ایک دوست کو ساتھ لیا قبرستان پہنچ کر ہمشیرہ کی قبر سے مٹی نکالی اور جب اینٹ اٹھائی تو دیکھا ہمشیرہ کی قبر شعلہ زن ہے ساری قبر میں آگ بھڑک رہی ہے اینٹ پھینکی اور مٹی برابر کر کے آہ وزاری کرتا ہوا ماں کے پاس پہنچا اور پوچھا ماں یہ بتا کہ میری ہمشیرہ کا کردار کیا تھا؟ میں تو دیکھ کر آیا ہوں کہ ہمشیرہ کی قبر شعلہ زن ہے تو ماں بھی روئی اور بتایا کہ تیری ہمشیرہ نماز میں سستی کرتی تھی اور قضا کر کے پڑھتی تھی (الزواجر ص:۱۳۷)

اے میرے عزیز! شیطان بڑا مکار ہے، عیار ہے، بڑے بڑے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے تاکہ لوگوں کو نماز سے روکے بڑے بڑے لوگوں کو حکمرانوں کو یہ چکما دیتا ہے کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے نماز نہ بھی پڑھی جائے تو بخشش ہو جائے گی۔

اے میرے عزیز یہ سراسر دھوکہ ہے، فریب ہے یہ جہنم رسید کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اللہ تعالے کا قرآن مجید میں اٹل فیصلہ ہے:

ان الصلاۃ کانت علے المؤمنین کتابا موقوتا. یعنی نماز مومنوں پر وقت وقت پر فرض ہے لیکن شیطانی دھوکہ یہ ہے کہ خدمت خلق ہی کافی ہے نماز نہ بھی پڑھو تو بخشش ہو جائے گی۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم.

پھر جس کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں ان کا ارشاد گرامی ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو بندے کی ساری نیکیاں کام آجائیں گی لیکن اگر نماز پوری نہ ہوئی تو ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔

دوسری حدیث پاک میں فرمایا: قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو بندہ کامیاب ہو جائے گا اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو وہ نامراد اور خاسر ہو جائے گا۔

اس ارشاد گرامی کی وضاحت ایک واقعہ سے بھی ہوتی ہے۔

﴾عبرت ناک واقعہ﴿

حضرت خواجہ ضیاء اللہ قدس سرہٗ نے اپنی کتاب مقاصد السالکین میں واقعہ لکھا ہے کہ ایک تاجر جو کہ مالدار تھا اور وہ سخی بھی تھا ہر کار خیر میں حصہ لیتا ﴾بیواؤں کی خدمت ناداروں کی خدمت بچیوں کی شادی میں دل کھول کر حصہ لیتا﴿ مگر وہ نماز میں سستی کر جاتا اس تاجر نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ حشر کا دن ہے محشر کا میدان ہے، بڑی سختی ہے وہ سورج جو ہم سے کروڑوں میل دور ہے۔ جون جولائی کے مہینہ میں کیسی نا قابل برداشت گرمی پھینکتا ہے یہی سورج قیامت کے دن اندازاً ایک میل کے فاصلے پر آجائیگا۔ نہ ماں بیٹے کو پہچانے نہ بیٹا ماں کو نہ خاوند بیوی کا بنے، نہ بیوی خاوند کی، نہ بھائی بھائی کا ہاتھ پکڑے، نہ باپ اولاد کی بات پوچھے۔ نہ کوئی سایہ ہوگا نہ کوئی محل، نہ کوئی کوٹھی، نہ بلڈنگ، نہ چھت، نہ درخت۔ ﴾الامان الحفیظ﴿

وہ تاجر بیان کرتا ہے کہ فرشتوں نے پکڑ لیا ہے اور حساب کیلئے لے گئے اور جب اسکا نامہ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کیا دیکھتا ہے اس کے اعمال نامہ میں ساری نیکیاں درج ہیں مگر نماز نہیں ہے۔

فرمان جاری ہوا کہ فرشتو! اس کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ بے نماز تھا فرشتوں نے اسے پکڑ لیا اور اسے ننگے سر دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے راستے میں اس کی آنکھ کھل گئی اور بہت شرمندہ ہوا پھر اس نے سچی توبہ کی کہ یا اللہ آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑوں گا۔ ﴿مقاصد السالکین﴾

اے میرے مسلمان بھائی! ہم ہوش کریں اور سوچیں کہ کیا یہ شیطانی پروپیگنڈہ درست ہے کہ خدمت خلق ہی کافی ہے یا اس نبی ﷺ کا فرمان درست ہے کہ نماز کے بغیر خائب و خاسر ہو جائیگا کوئی نیکی نہیں بچا سکے گی اللہ تعالےٰ ہمیں بیدار کرے اور ہم اس چندروزہ عارضی زندگی پر فریفتہ ہو کر اُس اخروی اور ابدی زندگی کو برباد نہ کر بیٹھیں۔

پھر شیطان جو کہ انسان کا ازلی دشمن ہے جو بڑا ہی مکّار اور عیّار ہے کسی کو یوں چکّر دیتا ہے کہ یہ مولویوں کی نماز وسوسے اور خیالات والی نماز کا کیا فائدہ، جب نیت باندھتے ہیں تو بھاگتے پھرتے ہیں ایسی نماز سے تو نہ پڑھی جائے تو بہتر ہے۔

اس شیطانی ہتھکنڈے کے جواب کیلئے اسی کتاب کا چوتھا باب پڑھ لیں انشاءاللہ دل ٹھنڈا ہوگا۔

پھر کبھی شیطانی چکر چلاتا ہے کہ نماز دل کی ہوتی ہے یہ ظاہری نماز کوئی ضروری نہیں۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ کہیں قرآن وحدیث میں دل کی نماز کا ذکر ہے ہرگز نہیں بلکہ یہی رکوع سجود والی نماز ہی نماز ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: وارکعوا مع الراکعین. اے بندو تم بھی رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔

نیز قرآن مجید میں ہے: یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود. (قرآن مجید)

یعنی قیامت کے دن جب اللہ تعالےٰ کی قدرت ظاہر ہوگی تو حکم جاری ہوگا اے بندو! دربار الہیٰ میں سجدہ کرو تو جو لوگ دنیا میں سجدے والی نمازیں نہیں پڑھتے تھے۔ لایستطیعون. وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔ یا اللہ وہ سجدہ کیوں نہیں کرسکیں گے تو فرمان جاری ہوگا۔ وقد کانوا یدعون الی السجود و ہم سالمون. (قرآن مجید)

یعنی وہ اس لئے سجدہ نہ کرسکیں گے کہ ان کو دنیا میں سجدہ کی طرف بلایا جاتا تھا (حی علے الصلاۃ) تو وہ سجدہ کرنے نہیں آتے تھے حالانکہ وہ صحیح سالم اور

تندرست تھے اس سے بھی ثابت ہوا کہ نماز رکوع سجود والی ہی نماز ہے۔

دل کی نماز یہ صرف شیطانی چکّر ہے۔

نیز جس ذات والا صفات کیلئے اللہ تعالے نے زمین بنائی آسمان بنائے ان

کو تو فرمایا جا رہا ہے۔ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین. (قرآن مجید)

یعنی اے محبوب آپ زندگی کی آخری گھڑی تک اپنے رب تعالے کی

عبادت کریں تو اس محبوب کبیریا سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی دل کی

نماز نہیں پڑھی بلکہ وہ ساری زندگی یہی رکوع سجود والی نماز ہی پڑھتے رہے

نیز نہ کبھی غوث اعظم محبوب سبحانی قدس سرہ، نہ داتا گنج بخش

قدس سرہ نے نہ کسی اور ولی نے دل کی نماز پڑھی۔

لہذا مسلمان بھائیوں، بہنوں کی خدمت میں خیر خواہی کے طور پر اپیل

ہے کہ ایسے لوگ جو پیر بن کر شیطانی کردار ادا کرتے ہیں کہ جی نماز دل کی

ہوتی ہے ایسے پیروں کے قریب بھی نہ جائیں ایسوں کا منہ تک نہ دیکھیں

کہیں ایسا نہ ہو کہ دل میں ایسے لوگوں کی بات اثر کر جائے تو پھر ہمیشہ ہمیشہ

دوزخ میں جلنا پڑے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

پھر ہم دیکھیں کہ قیامت کے دن بے نمازی کا کس کے ساتھ حشر ہوگا؟ کیا کسی ولی، کسی غوث،، کسی نبی یا کسی رسول کے ساتھ ہوگا یا کسی اور کے ساتھ ہوگا اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا:

من حافظ عليها كانت له نوراً وبرهانا ونجاةً يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نوراً ولا برهاناً ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابى بن خلف.

یعنی جس بندے نے نماز کی پابندی کی تو یہ نماز اس کیلئے قیامت کے دن نور اور بخشش کی دلیل اور ذریعہ نجات بنے گی لیکن جس نے نماز پابندی سے نہ پڑھی تو قیامت کے دن اس کیلئے کوئی نور کوئی دلیل کوئی ذریعہ نجات نہ ہوگا اور بے نماز کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان، اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ **(العياذ بالله، العياذ بالله)**

یہ چار بڑے کافر ہیں جن کا نام ذکر کیا گیا ہے یہ تو یقیناً دوزخ جائیں گے پھر کیا بنے گا اے میرے آقا کے امتی ابھی وقت ہے ہم غفلت کو چھوڑیں اور ہوش کریں۔

بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالے اس کیلئے بخشش کے دروازے کھول

دیتا ہے اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا:

الامن تاب و آمن و عمل صالحاًفاؤ لئک یدخلون الجنة ولا یظلمون شیا. ﴿قرآن مجید﴾

یعنی جس نے توبہ کی اور وہ ایمان لایا اور نیک اعمال کئے ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہ ہوگی۔

اللہ بڑا مہربان ہے اس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں صرف یہی نہیں کہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیۓ جائیں گے بلکہ قرآن مجید میں فرمایا:

الامن تاب و آمن و عمل صالحاًفاؤ لئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات و کان اللہ غفوراً رحیما. ﴿قرآن مجید﴾

ہاں جس نے توبہ کی اور وہ ایمان لایا اور اس نے نیک اعمال کئے تو ایسے لوگوں کی برائیاں اللہ تعالے نیکیوں میں بدل دے گا اور اللہ تعالے بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

﴿دعوت فکر﴾

اے میرے عزیز! اے میرے مسلمان بھائی! ذرا غور کر کہ کتنا بڑا انعام ہے کہ اے بندے کرے تو برے کام پھر جب تو سچی توبہ کر لے تو تیرے

گناہ نیکیاں بن جائیں۔ یہ کس کے صدقے کس کے طفیل ہے۔

اے میرے بھائی ہم موسیٰ علیہ السلام کی امت نہیں ہیں کہ ان سے کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جاتا اور وہ توبہ کرنا چاہتے تو فرمان جاری ہوتا فاقتلو اانفسکم . اے بندے تو اپنی گردن کٹا یہی تیری توبہ ہے۔

اے خوش نصیب وخوش بخت مسلمان! سچی توبہ کرنے سے ساری زندگی کے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جائیں گے۔

﴿سبحان الله . والحمدلله رب العالمین﴾

﴿حکمرانوں کی خدمت میں اپیل﴾

ملک کے حکمرانوں ، وزرا، گورنروں ، ناظمین وممبران کی خدمت میں اپیل ہے کہ اللہ تعالے نے آپ لوگوں کو بڑے بڑے انعامات دئے ہیں صاحب اقتدار کیا ہے تو کیا آپ پر اللہ تعالے کا کوئی حق نہیں حالانکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید فرقان حمید میں خصوصی فرمان جاری فرمایا ہے:

الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا الصلاۃ واتوا الزکاۃ وامروا بالمعروف و نھوا عن المنکر ولله عاقبۃ الامور .

(قرآن مجید۔ سورۃ الحج)

یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کرتے ہیں (پابندی سے پڑھتے ہیں) اور وہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

نیز وہ نیک کاموں کا حکم کرتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں

اور ہر کام کا انجام اللہ تعالےٰ کے دست قدرت میں ہوتا ہے

اے ملک کے حکمرانو! ہوش کرو اور اس دن سے پہلے کہ اللہ تعالےٰ کے دربار پیش ہو کر ایک ایک بات کا حساب دینا ہوگا اس کی فکر کرو۔

اپیل

مسلمان کو اگر کہا جائے کہ اللہ تعالےٰ کے حق کو اپنے حق کے برابر ہی جان لے تو وہ بڑا ہی برافروختہ ہوگا کہے گا توبہ اللہ تعالےٰ کا حق تو اپنے حق سے بہت زیادہ ہے مگر عملی طور پر اس کے خلاف چلتے ہیں مثلاً اگر بندہ سفر میں ہو تو راستہ میں پیشاب وغیرہ کی حاجت ہو تو بے شک آدھا پونا گھنٹہ رکنا پڑے تو رک جائیں گے اگر راستے میں چائے وغیرہ کا پروگرام ہو تو بھی آدھا پونا گھنٹہ بلا تکلف رک جائیں گے اور جہاں اللہ تعالےٰ کا حق یعنی نماز کا وقت آجائے تو کہیں گے چلو جی گھر چل کر اکھٹی پڑھ لیں گے۔

واہ مسلمان واہ کیا خوب اللہ تعالےٰ کے حق کو تو نے مقدم جانا حالانکہ

اللہ تعالے کا قرآن پاک میں اٹل فرمان ہے: ان الصلاۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا.

بیشک ایمان والوں پر نماز وقت، وقت پر فرض کی گئی ہے۔

اے میرے بھائی! ہوشیار باش یہ زندگی، دھوکہ کی زندگی، ناپائیدار زندگی، ساتھ چھوڑ جانیوالی زندگی، اس گدلی زندگی کے پیچھے لگ کر وہ ابدی زندگی، خوشگوار زندگی جس میں کوئی گدلا پن نہیں جس کا دوسرا کنارہ ہے ہی نہیں۔ جس کے متعلق میرے تیرے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا:

الا مثل ما یجعل احدکم اصبعه فی الیم فلینظر بما یرجع.

(صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ ص ۴۳۹)

یعنی فرمایا رسول اکرم حبیب محترم ﷺ نے قسم ہے مجھے اللہ جل جلالہ کی کہ آخرت کے مقابلے میں یہ دنیاوی زندگی ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر میں انگلی کو ڈبو کر اٹھائے اور دیکھے کہ انگلی کے ساتھ جو تری ہے اس تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہے مگر افسوس کہ ہم اس بے وفا اور ناپائیدار زندگی میں نفس کو خوش کرنے کیلئے آخرت کی زندگی برباد کر رہے ہیں۔ ﴿حسبنا اللہ و نعم الوکیل﴾

مسلمان بھائیوں کی خدمت میں چند باتیں بطور خیر خواہی تحریر کی جاتی ہیں۔

نصیحت

اللہ تعالے نے قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا:

لا تستوی الحسنۃ و لا السیئۃ. (قرآن مجید۔ سورہ حم سجدہ)

یعنی اے بندو نیکی بدی برابر نہیں۔

اور ہم لوگ زبانی طور پر تو سارے مانتے ہیں کہ نیکی کا انجام اور ہے بدی کا انجام اور لیکن عملی طور پر نفس اور اپنے ازلی دشمن کے پیچھے لگ کر نیکی بدی کا فرق مٹا دیتے ہیں بلکہ بدی کی طرف زیادہ مائل ہوتے ہیں پھر ہمیں نہ قبر یاد آتی ہے نہ وہ قیامت کا سخت ترین دن یاد آتا ہے وہ دن کہ سورج جو آج ہم سے اندازاً 93 کروڑ میل دور ہے اندازاً ایک میل کے فاصلہ پر آجائے گا اور ایک بوند پانی کی نہ ہوگی نفسی نفسی کا عالم ہوگا نہ ماں بیٹے کی بنے، نہ بیٹا ماں کو پہچانے نہ خاوند بیوی کا نہ بیوی خاوند کی، نہ بھائی بھائی کا ہاتھ پکڑے نہ باپ بیٹے کو پوچھے گا نہ کوئی چھت نہ کوئی بلڈنگ نہ مکان نہ کوئی کوٹھی چٹیل میدان ہوگا۔

یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ لکل امرء

منهم یومئذ شان یغنیه.　　　　(قرآن مجید۔سورہ عبس)

یعنی اے بندو! وہ دن یاد کرو جس دن بھائی بھائی سے بھاگے گا بیٹا ماں سے اور باپ سے بھاگے گا خاوند بیوی کو نہ پہچانے گا باپ بیٹے کو نہ پہچانے گا ہر ایک کو اپنی اپنی فکر ہوگی۔

نہ ہمیں وہ حساب کتاب یاد آتا ہے نہ پلصراط یاد آتی ہے حالانکہ اللہ تعالے کا فرمان ذیشان ہمیں بیدار کر رہا ہے کہ بندو نیکی اور بدی برابر نہیں نیکی کا انجام اور ہے بدی کا انجام اور۔ پھر یہ نیکی بدی کا فرق دنیا میں نہیں بلکہ دنیا میں کافر ہندو یہود و نصاریٰ مسلمانوں سے بہت آگے ہیں اور یہ نیکی بدی کا فرق تب معلوم ہوگا جب ہم قبر میں جائینگے۔

بندہ جب قبر میں جاتا ہے تو اگر وہ مومن ہے نیکوکار ہے تو خوشیاں ہی خوشیاں نصیب ہونگی اور اگر بدکردار اور کافر منافق ہے تو وہاں رو، رو کر کہے گا۔

یعنی قبر میں جائے گا تو وہاں کہے گا یا اللہ میں بھول گیا میں غلطی کر بیٹھا مجھ سے گناہ سرزد ہو گئے میں تیرے نبی کی نافرمانی کر بیٹھا یا اللہ مجھے ایک بار دنیا میں بھیج اب کوئی گناہ کوئی غلط کام کوئی نافرمانی نہیں کروں گا فرمان جاری ہوگا یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ تجھے دربارہ دنیا میں بھیجیں اور اب تو قیامت

تک اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھ پھر اللہ تعالے ایسے بندے پر ایسا فرشتہ مسلط کر دے گا جس کی اللہ تعالے نے نہ آنکھ بنائی ہے نہ کان تا کہ وہ اس بدکردار کی نہ چیخیں سنے نہ ترس آئے نہ اس کی حالت کو دیکھے نہ ترس کھائے اور وہ اس کو قیامت کے دن تک مارتا ہی رہے گے۔

العیاذ باللہ العیاذ باللہ العلی العظیم

نیکی بدی کا انجام واقعات کی روشنی میں

(واقعہ نمبر ۱)

بعض کتابوں میں واقعہ منقول ہے جس کا مفہوم بیان کیا جارہا ہے ایک آدمی مالدار تھا اسکے دو بیٹے تھے جب وہ فوت ہوگیا تو دونوں بیٹوں نے باپ کی جائداد آدھی آدھی تقسیم کر لی لیکن دونوں بیٹوں کی لائن علیحدہ علیحدہ ہوگئی ایک بیٹے نے آخرت والی لائن اختیار کر لی اپنے گھر کے پاس ایک عبادت خانہ بنا لیا اور دن رات اللہ تعالے کی عبادت میں مشغول ہوگیا، دوسرے بھائی نے دنیاوی لائن اختیار کر لی ڈگریاں حاصل کیں اور پھر گاؤں چھوڑ کر شہر میں سکونت اختیار کر لی وہاں بھی ڈگریاں حاصل کیں اور دنیاوی لحاظ سے اونچے سے اونچا چلتا گیا۔ نہایت سنجیدہ فہمیدہ جہاں دیدہ

ہو گیا اتفاق سے اس علاقے کا بادشاہ فوت ہو گیا اس زمانہ میں جمہوریت اور ووٹنگ نہیں ہوتی تھی۔

بڑے لوگوں نے جس کو تخت پر بٹھا دیا وہ ہی بادشاہ بن جاتا پھر اس علاقہ کے بڑے لوگوں نے غور کیا کہ اب یہ حکومت کون چلا سکے گا۔

زاں بعد اسی نوجوان پر جو کہ بڑا سنجیدہ، فہمیدہ تھا اس پر نظر پڑی کہ یہ حکومت چلا لے گا اسے تخت پر بٹھا دیا جب وہ بادشاہ بن گیا تو چونکہ وہ پہلے ہی دین سے دور تھا اب وہ حکومت ملنے سے اور آزاد ہو گیا پھر اس میں ساری برائیاں آ گئیں، شرابیں اس نے پیں، بدکاریاں اس نے کیں ظلم اس نے ڈھائے اور وہ گاؤں والا بھائی کبھی کبھی آتا اور سمجھاتا اے میری ماں جائے تو قبر اور آخرت کو بھول ہی گیا ہے کیا تجھے مرنا یاد نہیں لیکن کون سنے اس کان سے سنا دوسرے کان سے نکال دیا پھر وہ جو بادشاہ بنا تھا اس نے ایک دن وزیر سے کہا وزیر صاحب یہاں دل نہیں لگتا کہیں باہر چلیں اور سیر و سیاحت کریں اس زمانہ میں کاریں وغیرہ گاڑیاں تو نہیں تھیں سب سے بہتر سواری گھوڑا تھا وزیر صاحب نے شاہی اصطبل سے بہترین گھوڑے پیش کئے ایک گھوڑے پر وہ بادشاہ سوار ہو گیا باقی گھوڑوں پر

وزیر مشیر سوار ہو گئے۔ ساتھ پینے والی چیز اور گانے والیاں نیز ساتھ سپاہ بھی فوج بھی چل پڑے جب شہر سے باہر نکلے تو ایک بھکاری سامنے سے آیا اور اس نے سوال کیا کہ خدا کے نام پر کچھ دو یہ سن کر بادشاہ کا پارہ چڑھ گیا اور بولا اس کو پیچھے ہٹاؤ یہ پیشہ ور لوگ کہیں بھی آرام نہیں کرنے دیتے یہ سن کر پولیس والوں نے اسے پکڑ لیا اور دور لے گئے اس سوالی نے کہا میں نے بادشاہ کو پیغام دینا ہے پولیس والوں نے پوچھا وہ کیا پیغام ہے اس سوالی نے کہا وہ پیغام صرف بادشاہ کو دینا ہے ایک اہلکار گیا بادشاہ کے سامنے سلوٹ مارا اور عرض کیا کہ وہ سوالی کہتا ہے میں نے بادشاہ کو ایک پیغام دینا ہے۔ بادشاہ نے بلایا اور پوچھا وہ کیا پیغام ہے بھکاری نے کہا مجھے پہچانتے ہو کہ میں کون ہوں جب نفی میں جواب ملا تو اس بھکاری نے کہا میں ملک الموت ہوں بادشاہ کے طوطے اڑ گئے اور منت سماجت کرنے لگا مجھے آگے جانے دو، جواب ملا نہیں اجازت پیچھے جانے دو تو فرمایا نہیں اجازت کہا وزیر سے بات کر لینے دو ملک الموت نے فرمایا نہیں اجازت پھر اسے وہیں پر ختم کر دیا اور وہ گیا جہنم۔

یہ ہے بدی کا انجام پھر کچھ عرصہ بعد دوسرے بھائی کی (جو اللہ والا

تھا) باری آئی اللہ تعالے نے فرمایا اے ملک الموت وہ بندہ جو ناشکرا تھا ہم نے اس کو ہر نعمت عطا کی مال دیا دولت دی صحت وتندرستی دی اقتدار دیا حکومت دی مگر اس نے ہماری نعمتوں کا شکریہ ادا نہیں کیا تو وہ اپنی ناشکری کی وجہ سے گیا جہنم۔ اب اس بھائی کی باری ہے جو ہمارا شکر گزار ہے اس کو لاؤ تا کہ ہم اسے انعام و اکرام سے نوازیں جب ملک الموت چلنے لگا تو اللہ تعالے نے فرمایا اے ملک الموت تین باتیں یاد رکھنا سب۔ سے پہلے اس نیکو کار شکر گزار بندے کو ہمارا سلام کہنا، دوم اس کو کہنا کہ اگر کوئی تمنا ہو تو بتاؤ اور اس کی تمنا کو پوری کرنا۔ سوم جب تک میرا بندہ اجازت نہ دے جان نہ نکالنا۔

پھر جب ملک الموت اس شکر گزار اور نیک بندے کے ہاں آئے تو وہ عبادت الٰہی میں مشغول تھا۔ ملک الموت نے سلام کیا اس نے پوچھا کون ہو ملک الموت نے فرمایا میں ملک الموت ہوں یہ سن کر وہ شکر گزار بندہ خوش ہو گیا اور کہا ہم تو عرصہ سے آپ کے انتظار میں ہیں کہ کب ملک الموت آئے اور میں اللہ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں ملک الموت نے فرمایا جناب پہلے تین باتیں سن لیں اول یہ کہ اللہ تعالے نے آپ کو

سلام بھیجا ہے یہ پیغام سن کر وہ شکر بجا لایا۔ دوم کوئی آرزو ہو تو آپ بتائیں میں وہ پوری کرونگا فرمایا میں ساری آرزوئیں ساری تمنائیں ختم کر چکا ہوں بس ایک ہی تمنا ہے کہ کب اللہ تعالے کے دربار میں حاضری ہو ملک الموت نے فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ آپ جب تک اجازت نہیں دیں گے میں جان نہیں نکال سکتا یہ سن کر فرمایا میں تازہ وضو کرتا ہوں اور جب میں دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں جاؤں تو میری جان نکال لینا اور یوں ہی ہوا کہ جب وہ دوسری رکعت کے دوسرے سجدہ میں گیا تو ملک الموت نے جان نکال لی اور وہ ہمیشہ کیلئے جنت پہنچ گیا

اللہ تعالے ہمیں بھی شکر گزار رکھے (وما ذالک علے اللہ بعزیز)

نیکی کا انجام نمبر۲

ایک کتاب میں واقعہ پڑھا کہ ایک آدمی اللہ والا جو کہ درود شریف بہت پڑھا کرتا تھا وہ فوت ہو گیا تو اس کے گھر والوں نے قبر کھودنے والوں سے کہا جاؤ اس کی قبر تیار کرو پھر جب وہ قبر کھودنے والا قبر کھود کر گھر آیا تو ساری بستی کے لوگ اس کے مکان کے دروازے پر جمع ہو گئے کہ ایسی پیاری من موہنی خوشبو کہاں سے آرہی ہے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ باہر

نکلا لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے بندے یہ بتا کہ تو نے ایسی پیاری ایسی من موہنی خوشبو کہاں سے حاصل کی ہے اس نے بتایا کہ میں نے کوئی خوشبو نہیں لگائی بلکہ میں ایک عاشق رسول ﷺ کی قبر کھود کر آیا ہوں اور میرے جسم پر اس عاشق رسول ﷺ کی قبر کی مٹی لگی ہوئی ہے اور یہ خوشبو اس مٹی سے آ رہی ہے۔

میرے مسلمان بھائی ہم غور کریں کہ نیکی کا انجام کیسا شاندار ہے کہ اس نیکوکار عاشق رسول ﷺ کی قبر کی مٹی سے کتنی پیاری خوشبو آ رہی ہے اللہ تعالے ہم سب کو خواب غفلت سے بیدار کرے تا کہ ہم اس ناپائیدار زندگی میں ہوشیار ہوں جاگیں ہوش کریں اور اللہ تعالے کے پیارے حبیب ﷺ کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہم بھی اپنی قبر کو جنت کا باغ بنالیں۔ (وما ذالک علی اللہ بعزیز)

﴿نیکی کا انجام نمبر ۳﴾

آج سے چند سال پہلے گرمی کے موسم میں بہت زیادہ بارشیں ہوئیں تھیں حتی کہ کچھ قبریں بیٹھ گئی تھیں میں ﴿فقیر ابو سعید غفرلہ﴾ فیصل آباد کے بڑے قبرستان میں گیا جہاں میرے والدین کریمین رحمہما اللہ تعالے مدفون

ہیں میں کچھ پڑھ کر دعاء کر کے قبرستان کے گیٹ سے باہر نکلا تو ایک آدمی مجھے آوازیں دینے لگ گیا میں ٹھہر گیا وہ میرے پاس آیا اور کہا ذرا قبرستان کے اندر چلیں وہ مجھے اندر لے گیا اور ایک قبر دکھائی جس میں بارشوں کی وجہ سے پاؤں کی طرف سے بڑا سا سوراخ ہو چکا تھا جو کہ اندازاً ایک پلیٹ جتنا تھا اس نے کہا اپنی آنکھوں سے دیکھ لو یہ میری ہمشیرہ کی قبر ہے دو سال ہو چکے ہیں اسے فوت ہوئے لیکن ابھی تک کفن بھی میلا نہیں ہوا تھا اس نے بتایا کہ میری ہمشیرہ نماز کی پابند اور پردہ دار خاتون تھی۔

یہ ہے نیکی کا انجام حالانکہ قبر میں جا کر ہفتہ عشرہ میں کچھ کا کچھ ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالے جو چاہے کرے وہ خالق و مالک چاہے تو حضرت شیخ محمد بن سلیمان جزولی کے جسم پاک کو پچھتر (75) سال تک صحیح و سلامت رکھ سکتا ہے۔ حسبنا اللہ و نعم الوکیل

انتباہ

اے میرے آقا ﷺ کی امت ہم جیسا خوش نصیب بھی کوئی نہیں اور ہم جیسا بد نصیب بھی کوئی نہیں۔

خوش نصیب یوں کہ آپ شرف امت پڑھ کر دیکھیں حبیب خدا ﷺ کا

امتی ہونا کتنی بڑی نعمت ہے۔اور بدنصیب یوں جیسے مندرجہ ذیل مثال سے عیاں ہے۔

﴿تمثیل﴾

ایک بادشاہ کہیں جارہا ہو اس نے برلب سڑک ایک بھکاری دیکھا جو کہ سوالی بن کر کھڑا ہے بادشاہ نے کہا کل میرے پاس آجانا میں تجھے سو روپے دوں گا۔ بادشاہ آگے گیا تو ایک اور بھکاری سوالی بن کر کھڑا ہے بادشاہ نے اس سے کہا کل میرے پاس آجانا میں تجھے دس ہزار روپے دوں گا۔وہ دونوں بھکاری جانتے ہیں کہ بادشاہ کے پاس دولت ہے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بادشاہ جھوٹ نہیں کہہ رہا بلکہ بادشاہ وعدے کا پکا ہے لیکن دوسرے دن نہ پہلا بھکاری بادشاہ کے ہاں گیا نہ دوسرا تو غور کریں کہ دونوں میں سے بدنصیب کون ہوا جو سو روپے سے محروم رہا یا وہ جو دس ہزار سے محروم رہا۔ظاہر ہے بلکہ ہر عقلمند آدمی جانتا ہے کہ بدنصیب وہ ہے جو دس ہزار سے محروم رہا۔یوں ہی اگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا امتی یا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا امتی نماز کے ذریعے اللہ تعالےٰ کے دربار حاضر نہ ہو تو وہ اتنا بدنصیب نہیں جتنا کہ

حبیب خدا ﷺ کا امتی جو نماز کے ذریعے حاضر ہو کر بے شمار دولت حاصل نہ کرے ۔اور اللہ تعالے کے دربار نماز کے ذریعہ ہی حاضری ہوتی ہے حبیب خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالے کے دربار خاص میں حاضر ہوئے تو اس حاضری کا نام معراج ہے اور ایمان والوں کی معراج نماز ہے جیسے کہ فرمان ذیشان ہے۔

الصلاۃ معراج المؤمنین۔

یعنی مومن کی معراج (اللہ تعالے کے دربار حاضری) نماز کے ذریعہ ہے۔لہذا جو مؤمن نماز کے ذریعہ اللہ تعالے کے دربار حاضر ہوتا ہے اس کو وہ کچھ ملتا ہے جس کا اندازہ ہو ہی نہیں سکتا ہاں جب قبر میں جائینگے تو معلوم ہوگا کہ کیسے کیسے انعام عطا ہوتے ہیں۔

لہذا مسلمان بھائیوں ، بہنوں کی خدمت میں اپیل ہے کہ نفس وشیطان کے پیچھے لگ کر اپنی قبروں کو دوزخ کا گڑھا نہ بنائیں وہاں پچھتانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

...... تیسرا باب ......

سوال

بعض حضرات یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھ نہیں پاتے اس کا کوئی حل یا کوئی علاج بتائیں۔

جواب

اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر صاحب کے پاس علاج کیلئے جائے تو پہلے اس کا چیک اپ کیا جائیگا، الٹراساؤنڈ، خون ٹیسٹ وغیرہ کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کے بعد علاج شروع ہوگا۔

یوں ہی پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ وجہ کیا ہے کیوں نماز نہیں پڑھی جاتی،
وجہ یہ ہے کہ ہم نے نفس کو پالا پوسا موٹا تازہ کیا اب یہ منہ زور گھوڑا ہو گیا ہے یہ ہمیں نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ جیسے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا:

ان النفس لامارة بالسوء. (قرآن مجید)

یعنی بیشک نفس امارہ ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے (یہ نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا) اس لئے بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نماز

نہیں پڑھنے دیتا۔

ہاں ہاں جن حضرات نے اس نفس امارہ کو قابو کیا اس کی امارگی کو بھوک پیاس دیکر توڑ دیا ان کا نفس نڈھال ہو گیا ان کو ان کا نفس نیکی سے روک نہیں سکتا جیسے کہ مشہور ہے کہ اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور غوثوں کے غوث غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ نے چالیس پچتالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی حالانکہ سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہ چالیس پچتالیس سال رات بھر عبادت الٰہی میں گزار دینا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ایسا وہی کر سکتا ہے جس نے نفس کی امارگی کو توڑ دیا ہو۔ اللہ تعالے ہمیں ایسے نفوس قدسیہ کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے۔

الحاصل جب نفس کو پالا جائے کبھی یہ کھا، کبھی وہ کھا، کبھی بوتل پی کبھی چائے پی، کبھی ٹی وی کے شو دیکھ، کبھی سینما کی فلمیں دیکھ یعنی نفسانی خواہشات کے پیچھے دوڑتے رہنا۔ نفس بندے کو نیکی (نماز) کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔

علاج

سیدنا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان ! اللہ تعالے نے تجھ میں غصہ اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو کسی کمزور کو کسی نوکر یا غلام کو زمین پر پٹخ دے اسے دو چار تھپڑ رسید کردے اور دو چار گرم گرم سنا دے بلکہ اللہ تعالے نے تیرے اندر غصہ اسلئے پیدا کیا ہے کہ تو اسے اپنے اوپر نافذ کرے۔

لہذا اگر تیرا نفس تجھے نماز کی طرف نہیں آنے دیتا تو، تو غصہ کو اپنے اوپر اس طرح نافذ کر کہ قبر کی وحشت اور قیامت کی سختی کو اپنے سامنے رکھ کر پکا وعدہ کر اور اپنا نام لے کر یہ کہہ کہ اے فلاں اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو کل روزہ ہوگا تو دیکھتے ہیں کہ کیسے نماز نہیں پڑھی جاتی بس ایک ہفتہ عشرہ کر کے دیکھ تو، تو پکا نمازی بن جائیگا اور پھر جب قبر میں جائے گا تو تیری قبر جنت کا باغ بن جائیگی جیسے کہ میرے اور تیرے نبی اللہ تعالے کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

اور اگر تو کہے کہ جی یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ شام تک منہ بند رکھوں، تو پھر تیرے لئے دوزخ کے دروازے کھلے ہیں۔ الامان الحفیظ

چوتھا باب

اے میرے مسلمان بھائی! شیطان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دیکھو جی نماز میں وسوسے اور خیالات آتے ہیں نماز پڑھتے ہوئے بندہ کبھی کہیں پہنچا ہوتا ہے اور کبھی کہیں ایسی نماز کا کیا فائدہ اس سے تو بندہ نماز نہ ہی پڑھے تو بہتر ہے اس ہتھکنڈے کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون پڑھ لیں انشاءاللہ اطمینان حاصل ہوگا۔

سوال

ہمیں نماز میں وسوسے اور خیالات بہت آتے ہیں۔ اس کا کوئی حل بتائیں

جواب

نماز کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عام لوگوں کی نماز

(۲) خواص کی نماز

(۳) خاص الخواص کی نماز

خواص حضرات اور خاص الخواص حضرات کی نماز کے متعلق وہی حضرات جانیں اللہ تعالے ہمیں ان میں سے کرے۔

فقیر یہاں عام مسلمانوں کی نماز کے متعلق چند باتیں پیش کر رہا ہے۔

نماز میں وسوسے

اللہ تعالے نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اُمت سے وسوسے اور خیالات معاف کر دئے ہیں لہذا جب تک بندہ عملی طور پر غلط کام نہ کرے کوئی پکڑ (گرفت) نہیں۔

والحمد لله رب العالمين.

حدیث ۱

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله تجاوز عن امتی ماوسوست به صدر ها مالم تعمل به او تتكلم. (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف ص ۱۸)

یعنی بے شک اللہ تعالے نے میری امت سے وسوسے معاف کر دئے ہیں اور جب تک میرا امتی اس وسوسے کے مطابق غلط کام یا غلط بات نہ کرے کوئی پکڑ نہ ہوگی۔

حدیث ۲

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ کچھ صحابہ کرام دربار رسالت

میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ہم اپنے اندر ایسے خیالات اور وسوسے پاتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔

یہ سنکر حبیب خدا سید الانبیا ﷺ نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ ﷺ ایسے ہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ذالک صریح الایمان . (صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف، ص۔۱۸)

یعنی فرمایا: ﴿اے میرے صحابہ ایسے وسوسے آنا﴾ یہ تو صریح ایمان ہے۔

﴿حدیث ۳﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص دربار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں ان کو زبان پر لانے سے پہلے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ سنکر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ الذی ردّ امرہ الی الوسوسۃ.

(ابوداؤد۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۹)

یعنی اللہ تعالے کا شکر ہے کہ اس نے ایسی بری بات کو وسوسہ کی طرف پھیر دیا ہے۔

﴿ حدیث ۴ ﴾

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ سنکر حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالے نے فرمایا: **امض فی صلواتک فانہ لن یذھب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوتی.**

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہیں گے حتی کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ (رواہ مالک۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۱۴)

اس کی شرح میں شیخ المحدثین حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالے بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالے کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

حدیث ۴

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ سنکر حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالے نے فرمایا: **امض فی صلواتک فانہ لن یذھب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوتی.**

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہیں گے حتی کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ (رواہ مالک۔ مشکواۃ شریف، ص ۱۴)

اس کی شرح میں شیخ المحدثین حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہوکر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالے بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالے کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

﴿ حدیث ۴ ﴾

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ سنکر حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالے نے فرمایا: **امض فی صلواتک فانہ لن یذھب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوتی.**

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہیں گے حتی کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔ (رواہ مالک۔ مشکواۃ شریف، ص ۱۴)

اس کی شرح میں شیخ المحدثین حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالے بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالے کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔

اسی قسم کا ایک واقعہ حیات صدریہ میں مذکور ہے۔

﴿واقعہ﴾

حاجی عبدالرحمٰن صاحب ایبٹ آباد سے اپنے بھائی ڈاکٹر عبدالحمید قادیانی کو لے کر خواجہ صدرالدین کی خدمت میں (ہری پور ہزارہ موضع درویش) لے کر آئے اور عرض کیا حضور میرا یہ بھائی مرزائی قادیانی ہوگیا ہے میں نے اس کو بہت سمجھایا ہے تاکہ یہ سیدھے راستہ پر آجائے مگر اس پر کچھ اثر نہیں ہوا آپ اسے سمجھائیں یہ سن کر آپ نے دلائل دے کر اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس ڈاکٹر پر کچھ اثر نہ ہوا اور اس نے کہا مجھے سیدھا راستہ تو اب ملا ہے جب سے میں قادیانی ہوا ہوں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے سابقہ زندگی گمراہی میں گزار دی اس پر حضرت خواجہ صدرالدین نے فرمایا تمہیں کس طرح یقین ہوا ہے کہ تم اب سیدھے راستے پر پہنچے ہو اس ڈاکٹر نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا وہ یوں ہے کہ ایک عالیشان باغ ہے نہایت ہی دلکش ہے اور سبزہ زار ہے جگہ جگہ خوشنما پھول کھلے ہیں خوشبوئیں آرہی ہیں اس باغ میں ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت مسہری (بیڈ) ہے اور اس کے اوپر ایک بزرگ سفید چادر اوڑھے آرام فرما ہیں

میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں میں نے ان کا چہرہ انور تو نہیں دیکھا مگر میرے دل نے گواہی دی کہ ان کا مقام بہت اونچا ہے نیز میں جب سے احمدی (قادیانی) ہوا ہوں مجھے عبادت میں خشوع وخضوع نصیب ہو گیا ہے جبکہ اس سے پہلے کی تمام عبادات بے کیف بے مزہ تھیں۔

یہ سن کر حضرت خواجہ صدرالدین خاموش ہو گئے اور حاجی عبدالرحمٰن کو علیحدگی میں سمجھایا کہ آپ کا بھائی اس غلط مشاہدہ کی وجہ سے گمراہ ہوا ہے اب اسے جب تک صحیح مشاہدہ نہ کرایا جائے اسے سمجھانا دلائل پیش کرنا بیکار ہے آپ اس کو لے جائیں ہم کوشش کریں گے کہ یہ صحیح راہ پر آجائے حاجی عبدالرحمٰن صاحب اپنے بھائی ڈاکٹر کو لے کر چلے گئے اور دو دن کے بعد پھر اس کو لے کر آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرما دیا ہے میرا بھائی توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو چکا ہے۔ حضرت خواجہ صدرالدین نے ڈاکٹر سے پوچھا تو اس نے کہا اب میں نے خواب میں وہی منظر (باغ والا) دیکھا ہے وہی باغ ہے اسی طرح کی مسہری اور اس پر سفید چادر اوڑھے مرزا صاحب سو رہے ہیں اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ منہ سے

چادر ہٹا کر زیارت کروں لہذا میں مسہری کے قریب گیا اور بڑی احتیاط سے چادر ہٹائی تو دیکھ کر میری چیخ نکل گئی کہ مسہری پر خنزیر پڑا ہوا ہے یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے وہیں پر مرزائیت سے توبہ کی اور سچے مذہب راہ حق پر دوبارہ آ گیا ہوں۔ (حیات صدریہ، ص۔۲۹۰)

مصنف لکھتے ہیں اس پر میں نے سوال کیا حضرت یہ فرمایئے کہ قادیانی مذہب اختیار کرنے سے عبادت میں خشوع وخضوع کیوں پیدا ہوگیا تھا۔ یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین نے اپنے مخصوص لہجے میں فرمایا: جھلیا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ فرمایا عبادت میں خشوع وخضوع اس لئے نہیں ہوتا کہ شیطان وسوسے ڈال کر انسان کے دل ودماغ کو پراگندہ کرتا رہتا ہے تاکہ انسان بے کیفی اور بدمزگی سے تنگ آ کر عبادت چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص قادیانی ہوکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے تو پھر شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس کے دل ودماغ کو پراگندہ کرنے کے لئے محنت کرتا پھرے۔ ظاہر ہے کہ کفر کی حالت میں خواہ کتنے ہی خشوع وخضوع سے عبادت کی جائے ناقابل قبول ہے۔

(حیات صدریہ، ص۔۲۹۲)

الحاصل مندرجہ بالا حوالاجات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عبادت (نماز) میں وسوسے آنا یہ ایمان کی نشانی ہے۔ ہاں اگر کوئی نماز کا ترجمہ یاد کرلے اور نماز میں ترجمہ کی طرف دھیان رکھے تو وسوسے کم ہوجائینگے۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائیو، وسوسوں اور خیالات کی وجہ سے نماز کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا مشن پورا کرنا ہے۔

ایک بزرگ تمثیل بیان فرماتے ہیں کہ اس کی مثال یوں کہ ایک بھکاری ہاتھ میں کشکول پکڑ کر گداگری کے لئے نکلے اور اس کے پیچھے کتا لگ جائے وہ بھکاری کہے پہلے میں کتے کو سنبھالوں پھر گداگری کروں گا کتے کے پیچھے دوڑے اور کتا کبھی اس گلی میں گھس جائے کبھی اُس گلی میں اور وہ گداگر سارا دن کتے کے پیچھے لگا رہے تو اس نے کمانا کیا ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ لاٹھی کے ساتھ کتے کو روکے رکھے تا کہ وہ ٹانگوں کو نہ کاٹ لے اور اپنا کام کرتا رہے کتا بھونکتا ہے تو بھونکنے دے۔

یوں ہی نمازی کو چاہیے کہ شیطان بھونکتا ہے (وسوسے دیتا ہے) اسے بھونکنے دے اتنا خیال ضرور رکھے کہ کہیں شیطان عملی طور پر گناہ نہ

کرادے۔ باقی وسوسے دیتا ہے تو دیتا رہے۔

اللہ تعالے بڑا مہربان ہے اس کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمادیا ہے

ان اللہ تجاوز عن امتی ماوسوست به صدرها مالم تعمل به او تتکلم ۔ یعنی اللہ تعالے نے میری امت سے وسوسے معاف کردئے ہیں جب تک وہ امتی ان وسوسوں کے مطابق عمل یا کلام نہ کرے۔

اس ارشاد گرامی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انعام پہلی امتوں کو حاصل نہیں تھا۔ اس ذات وحدہ لاشریک کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا۔

اللھم صل وسلم و بارک علے حبیبک صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم و علے الہ و اصحابہ الی یوم الدین.

دعا گو: ابو سعید محمد امین غفرلہٗ

ولوالدیه ولذریته والاحبابه اجمعین

محمد پورہ فیصل آباد

۱۵ شعبان المعظم ۱۴۲۷ھ ۹ ستمبر 2006ء